اس شعر کا پہلا مصرع گویا قرآنِ حکیم کی اس آیت کا ترجمہ ہے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلاً (ہر ایک سے کٹ کر خدا سے وابستہ ہو جائیے)

خُدا کی نمود خُودی کی نمود ہے

انسانی خودی کی زندگی یا اس کے وجود کی علامت یہ ہے کہ وہ برابر نشوونما کرتی رہے اور اس کے مخفی کمالات کی نمود یا آشکارائی ہوتی رہے۔ لیکن یہ بات خدا کی محبت کے بغیر ممکن نہیں ہوتی اور جب انسانی خودی کی نمود ہوتی ہے یعنی اس کے مخفی علمی، اخلاقی، رُوحانی اور جمالیاتی کمالات آشکار ہوتے ہیں تو اس دنیا میں خدا کی صفات کے کمالات و محاسن کی آشکارائی یا نمود بھی ساتھ ہی عمل میں آتی ہے۔ خدا کی نمود خودی کی نمود کی صورت اختیار کرتی ہے۔

خودی را از وجودِ حق وجودے
خودی را از نمودِ حق نمودے

(جاری ہے)

ڈاکٹر اسرار احمد کی مختصر لیکن نہایت مؤثر تالیف

نبئِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہمارے تعلّق کی بنیادیں

کا خود بھی مطالعہ کیجیے اور اس کو پھیلا کر تعاون علی البر کی سعادت حاصل کیجیے

هَدِیہ فی نسخہ: تین روپے۔ تبلیغی مقصد کے لیے یک صد نسخوں پر ۳۳ فی صد کمیشن دیا جائے گا:

توضیح وتنقیح

مولانا عبدالباسط

"لولاك لما خلقت الافلاك" کے بارے میں وضاحت

۱۔ امام اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحی (المتوفی ۱۱۷۵ء) نے اپنی کتاب "کشف الخفاء ومزیل الالباس" میں امام الصغانی کا یہ قول لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

(جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ طبقہ مکتبہ التراث الاسلامی، حلب، سوریا)

۲۔ امام الصنعانی (المتوفی ۶۵۰ھ) نے اپنی کتاب "الموضوعات" میں صفحہ ۷ پر لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

(موضوعات الصغانی مطبوعۃ دار نافع للطباعۃ والنشر القاہرہ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۰۱ھ - ۱۹۸۱ء)

۳۔ محدث محمد ناصر الدین البانی نے اپنی کتاب "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" جلد اوّل میں صفحہ ۲۹۹ پر اسے موضوع کہا ہے، محدّث البانی نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو بھی ردّ کیا ہے کہ اس کا مفہوم صحیح ہے، محدّث البانی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا مفہوم بھی صحیح نہیں ہے۔

(سلسلہ ـــ الخ جلد اوّل مطبعۃ المکتب الاسلامی، بیروت الطبعۃ الرابعۃ ۱۳۹۸ھ)

۴۔ امام السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ نے اپنی کتاب "اللالیء المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ" میں بھی اس حدیث کو ("لولاك لما خلقت الدنیا") موضوع کہا ہے

(جلد اول کتاب المناقب صفحہ ۲۷۲ دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت الطبعۃ الثالثۃ ۱۴۰۱ھ - ۱۹۸۱ء)

۵۔ امام جوزی المتوفی ۵۹۷ھ نے اپنی کتاب الموضوعات ج ۱ میں لکھا ہے کہ لولاك (یا محمد) ما خلقت الدنیا" یہ حدیث موضوع ہے۔

(صفحہ ۲۸۹ جلد اوّل (فصل) حدیث آخر فی فضلہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء المکتبۃ السلفیہ